1538 (B)
CENTRAL URDU LIBRARY
URDU HALL HIMAYATNAGAR
HYDERABAD-500029

ساکشیہ

بہار قانون ساز کاؤنسل

ہائی کورٹ کے ایک فیصلے میں بہار کے افسروں سے متعلق
تبصرے سے پیدا صورت حال پر خصوصی بحث میں
چیرمین، قانون ساز کاؤنسل کی رولنگ

28 دسمبر، 1996

پروفیسر جابر حسین
چیرمین
بہار قانون ساز کاؤنسل

ساکشیہ

بہار قانون ساز کاؤنسل

ہائی کورٹ کے ایک فیصلے میں بہار کے افسروں سے متعلق
تبصرے سے پیدا صورت حال پر خصوصی بحث میں
چیرمین، قانون ساز کاؤنسل کی رولنگ

28 دسمبر، 1996

پروفیسر جابر حسین
چیرمین
بہار قانون ساز کاؤنسل

ایوان کی کارروائی معزز چیرمین، پروفیسر جابر حسین کی صدارت میں شروع ہوئی

28 دسمبر، 1996

دس بجے دن

ابتدائی خطبہ

آج کا دن، اس ایوان کے لئے اور اس ریاست کے لئے نہایت اہم دن ہے۔ آج ہم ایوان میں ایک نہایت اہم اور حساس موضوع پر تبادلہ خیال کرنے جا رہے ہیں۔ معزز اراکین! ہم صرف تبادلہ خیال ہی نہیں کرنے جا رہے ہیں، بلکہ ہمارے سیاسی اجداد نے تیاگ، ایثار و قربانی اور ہمارے عوام نے 1857 سے لے کر 1947 تک جنگ آزادی کے دوران اپنی قربانیوں اور اپنے خون سے سینچ کر ہمیں جو آئین دیا، اس آئین کے تحت اپنی ذمہ داریاں نبھانے بھی جا رہے ہیں۔

معزز اراکین! اس ایوان نے اپنی زندگی کے 75 اہم برس گذارے ہیں۔ ان 75 برسوں میں اس ایوان کو چلانے کی سنجیدہ ذمہ داری کئی ذہین اور آئیڈیل لوگوں کے کاندھوں پر رہی ہے، جنہوں نے جدید جمہوری اور پارلیمانی نظام کی تاریخ میں اپنی منطقی تقریروں اور رولنگس سے ایک بے مثال شناخت قائم کی ہے۔

آج اس ایوان کے چلانے کی سنجیدہ ذمہ داری میرے جیسے نہایت سادہ اور عام آدمی کے کاندھے پر ہے۔ معزز اراکین، بہار کی اس آئیڈیل زمین نے جس کی عظمت کی کہانیاں اس ایوان میں اور اس کے باہر اونچی آواز میں سنائی جاتی رہی ہیں، میرے جیسے عام سماجی ماحول سے آئے شخص کے کاندھوں پر اس ریاست کی شناخت کی محافظت کی ذمہ داری سونپی ہے۔ میں خواب میں بھی اپنی اس ذمہ داری سے الگ ہونے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا۔

معزز اراکین، کسی ریاست کی سرحدیں ہی اکیلے اس کی شناخت کا تعین نہیں کرتیں۔ شناخت کا تعین در اصل اس ریاست کی سرحدمیں بسنے والے معزز عوام کرتے ہیں۔ کوئی بھی سیاسی طاقت یا آئینی نظام جو اپنے عوام کے اجتماعی عزت و احترام کے تئیں بے حرمتی کا جذبہ رکھتا ہے، وہ کتنا ہی عظیم اور یادگار کیوں نہ ہو، جمہوری نہیں مانا جاسکتا۔ معزز اراکین، عوام کے تئیں بے حرمتی کا جذبہ پارلیمانی نظام حکومت کی پوری طرح نفی ہے۔ اس لئے اگر کسی مخصوص صورت حال میں ریاست کے عوام کا اجتماعی عزت و احترام مجروح ہوا ہو یا مجروح ہونے کا خطرہ پیدا ہوا ہو، ریاست کے عوام کی آئین کے تئیں یقین کو چوٹ پہنچی ہو تو ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم پوری سنجیدگی اور پورے اطمینان کے ساتھ اس صورت حال پر غور کریں اور اس پس منظر کی نشاندہی کریں جو عوام کے عزت و احترام مجروح کرنے کے پیچھے فعال رہا ہے۔

معزز اراکین، گذشتہ دن، اس ایوان کے معزز رکن، جناب نول کشور یادو نے وقفہ صفر کے دوران ہائی کورٹ کے 19 دسمبر 1996 کے ایک فیصلے میں کئے گئے تبصرے کا ذکر کرتے ہوئے اس سے پیدا صورت حال پر ایوان میں تبادلہ خیال کی تجویز رکھی تھی۔ میری گذارش پر، ایوان میں، مختلف پارٹیوں کے معزز لیڈروں نے اور معزز وزیر قانون نے بھی، اس موضوع پر، اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ معزز رکن، جناب تارا کانت جھا اور یشودا نند سنگھ نے موضوع پر اپنی منظوری ظاہر کرتے ہوئے، مجھے قیمتی مشوروں سے فیضیاب کیا تھا اور ایوان کو اس معاملے میں احتیاط برتنے اور زیادتی سے بچنے کا مشورہ دیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ایوان کو کسی ایسی بھول سے بچنا چاہئے جو آگے چل کر ہماری تنقید کا سبب بنے۔ اس دن معزز اراکین، میں نے یہ رولنگ دی تھی کہ اگر کسی صورت حال میں بہار کے پورے انتظامی ڈھانچے کو غیر بھروسے مند ٹھہرانے اور ان کے تئیں ملک بھر میں غیر یقینی کا ماحول پیدا کرنے کا کام ہوا ہے تو اس ایوان کو اس گمبھیر صورت حال پر ضرور غور کرنا چاہئے۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ ایوان آئین کے کسی ایک باب کے تئیں نہیں بلکہ مکمل آئین کے تئیں وقف ہے، پابند ہے۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ آئین کو ٹکڑے ٹکڑے میں دیکھنا ہی دراصل اس کی بے حرمتی ہے۔

معزز اراکین میں نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے متعلقہ حصے کا مطالعہ کیا ہے، میں وہ حصہ ایوان میں رکھنا چاہتا ہوں۔

In this connection we would also like to impress upon the Director to consider in consultation with the Joint Director the desirability of posting/retaining officers, who do not belong to this state or the state cadre. Keeping in view the involvement

of a very large number of persons of different hue and kind, chances of their influencing persons having local background cannot be ruled out. It was one of the reasons why the investigation by local police was not considered proper and the same was entrusted to the CBI. Report submitted to him in this regard must be considered in the correct perspective and appropriate decision taken thereon at the earliest.

اس تبصرے کا مطالعہ کرکے اور قومی پس منظر میں اس کے آئندہ نتائج کو پوری سنجیدگی کے ساتھ سمجھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ تبصرہ ایک افسوسناک، منفی صورت حال پیدا کرتا ہے اور وسیع اور محدود دونوں معنوں میں جانے پیدائش کی بنیاد پر تفریق برتنے کی غیر آئینی پالیسی کو بڑھاوا دیتا ہے۔

معزز اراکین، میرا مقصد ہائی کورٹ کی بے حرمتی نہیں، میں تو آئینی نظام کے تحت، آئین کے اصول کے تحت اور اپنی ڈھائی دہائیوں کی جدوجہد بھری سیاسی زندگی میں حاصل قدروں کے تحت، اس ایوان میں ایک پابند عوامی نمائندے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں نبھا رہا ہوں۔ ٹھیک اسی طرح نبھا رہا ہوں، جس طرح دوسرے آئینی اداروں کے کرسی نشیں حضرات نبھا رہے ہیں۔

انہیں الفاظ کے ساتھ، میں معزز اراکین کو آج کی تاریخی بحث میں حصہ لینے کے لئے بصد احترام مدعو کرتا ہوں۔ مجھے پورا یقین ہے، معزز اراکین موضوع کی سنجیدگی کو دھیان میں رکھتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

میں نے آپ کا تھوڑا وقت لے لیا۔ اس کے لئے معافی چاہتا ہوں۔

اختتامی خطبہ

بارہ بجے دن

میں معزز لیڈر حزب مخالف کو، معزز ڈپٹی لیڈر حزب اقتدار جماعت کو، مختلف پارٹیوں کے معزز لیڈران کو اور معزز وزیر کو آج کی تاریخی بحث میں حصہ لینے اور آئینی وقار اور پارلیمانی احترام کے دائرے میں اپنے خیالات ظاہر کرنے کے لئے ایوان کی جانب سے اور اپنی جانب سے مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔

اس سال کے آخری دنوں میں، اور اس صدی کی آخری منزل میں، آج کا دن یادگار مانا جائے گا۔ صرف اس لئے نہیں کہ ہم نے ایوان میں ایک سنجیدہ موضوع پر بحث کی ہے، بلکہ اس لئے بھی کہ ہم نے آئین سازوں کے ذریعہ، اپنے سیاسی اجداد کے ذریعہ اور اپنی ریاست کے غریب عوام کے ذریعہ اپنے کاندھوں پر ڈالی گئی ذمہ داریوں کو کامیاب طور پر نبھایا ہے۔

معزز اراکین، جب آپ ایوان میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے، دستور ساز اسمبلی اور پارلیمانی روایتوں کا ذکر کر رہے تھے، اس وقت مجھے اس ایوان میں اور سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی میں کاؤنسل کے اولین چیرمین اور ایک نامور پارلیامنٹیرین عزت ماٰب راجیو رنجن کی کہی باتیں یاد آرہی تھیں۔ 1921، 1924 اور 1926 میں اسی ایوان میں عزت ماٰب راجیو رنجن نے عدالتی اور انتظامی امور کی علیحدگی کے لئے تشکیل شدہ کمیٹی کی سفارشات نافذ کرنے کی وکالت کرتے ہوئے کہا تھا۔

جج اور پروزیکیوشن کا کام ایک ہی شخص کے ذریعہ کئے جانے پر فطری انصاف کے اول اصول کی ہی نافرمانی ہوتی ہے۔ جس کے ہاتھ میں لاٹھی ہو، وہ جج کی کرسی پر کیسے گدی نشین ہوسکتا ہے۔

اسی طرح انہوں نے انگریز ججوں کے ذریعہ 1899 میں دی گئی ایک رولنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر کلکٹر کو جج بھی بنادیا گیا تو کسی بھی "ناانصافی" کے لئے "نظام اور مشینری" قصوروار ہوگی، نہ کہ وہ "شخص"۔

1928 میں سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی میں فوج میں ہندوستانیوں کو شامل کرنے کے سوال پر اور قومی وقار کے سوال پر عزت مآب راجیو رنجن نے یہ وضاحت کی تھی کہ فوج کے قابل اعتبار کام میں صلاحیت کی کمی کی بنیاد پر ہندوستانی باشندوں کو فوجی خدمات سے محروم رکھنے کی انگریزوں کی پالیسی قابل مذمت ہے۔ ان کا یہ خیال نہیں تھا کہ ہندوستانیوں کو بغیر ٹریننگ فوج میں بھرتی کرلیا جائے۔ لیکن ان کا اعتراض تھا کہ کیا مناسب ٹریننگ اور امتحانات کے بعد بھی ہندوستانی فوجی افسر ناقابل اعتبار، غیر ماہر اور غیر بھروسہ مند رہ جاتے ہیں۔ انہوں نے آگے کہا تھا کہ اس ملک کو سوچی سمجھی سازش کے تحت اسلحہ سے خالی اور کمزور بنادیا گیا تھا۔ ان کا ماننا تھا کہ چند سیاست داں ہی برٹش حکومت کی فوجی پالیسی سے رنجیدہ نہیں ہوئے، بلکہ ملک کا ہر باشندہ، جس میں خود اعتمادی اور وقار کا تھوڑا بھی عنصر موجود ہے، آج بے حد اضطراب اور بے عزتی محسوس کررہا ہے۔ عزت مآب راجیو رنجن نے ہندوستانی باشندوں کو فوج سے الگ رکھنے کی برٹش پالیسی کو سائمن کمیشن سے بھی زیادہ خطرناک بتایا تھا۔

موجودہ پس منظر میں عزت مآب راجیو رنجن کے ان اقوال کے ذکر کے ساتھ، معزز اراکین، میں دوبارہ آپ کو مبارک باد دیتا ہوں اور حکومت سے بھی یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ زیوان

میں ظاہر کئے گئے خیالات اور جذبات سے تمام مناسب ذرائع کو جلد مطلع کرائے گی۔

میں کاؤنسل سکریٹریٹ کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ جلد اس اہم موضوع پر ایوان میں ہوئے چرچے اور خصوصی بحث کی پوری تصدیق شدہ کارروائی پارلیامنٹ کے دونوں ایوانوں اور ریاستی قانون سازیہ کے پریزائڈنگ افسران کو موصول کرادیں۔

آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

جابر حسین

کسی ریاست کی سرحدیں ہی اکیلے اس کی شناخت کا تعین نہیں کرتیں۔ شناخت کا تعین در اصل، اس ریاست کی سرحد میں بسنے والے معزز عوام کرتے ہیں۔ کوئی بھی سیاسی طاقت یا آئینی نظام جو اپنے عوام کے اجتماعی عزت و احترام کے تئیں بے حرمتی کا جذبہ رکھتا ہے، وہ کتنا ہی عظیم اور یادگار کیوں نہ ہو، جمہوری نہیں مانا جاسکتا۔ معزز اراکین، عوام کے تئیں بے حرمتی کا جذبہ پارلیمانی نظام حکومت کی پوری طرح نفی ہے۔ اس لئے اگر کسی مخصوص صورت حال میں ریاست کے عوام کا اجتماعی عزت و احترام مجروح ہوا ہو یا مجروح ہونے کا خطرہ پیدا ہوا ہو، ریاست کے عوام کی آئین کے تئیں یقین کو چوٹ پہنچی ہو تو ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم پوری سنجیدگی اور پورے اطمینان کے ساتھ اس صورت حال پر غور کریں اور اس پس منظر کی نشاندہی کریں جو عوام کے عزت و احترام مجروح کرنے کے پیچھے فعال رہے ہیں۔

جابر حسین